ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

# فرحین چودھری کے افسانوں میں معاشرتی حقائق کا بیان

**Abida Parveen**
M.Phil Urdu Institute of Southern Punjab Multan
abidaparveen8211@gmail.com

**Mudassar Shafique**
Lecturer Punjab College Burewala
malik.mudassar8211@gmail.com

**Dr. Munawar Amin**
Assistant Professor Department of Urdu
Institute of Southern Punjab Multan.
drmunawaramin143@gmail.com

**Abstract:**
*Farheen Chaudhary is a great writer of modern erra. She writes short stories, novels, Dramas, Sketches, memories and essays. Along these writing skills, she is poetess also. She has written four books on short stories and two books on poetry. But she got fame in prose writing. The style of her prose is clear and straight. She writes about the topics that are not discussed generally by the common writers. In this article, researcher going to write about the social matters and realties that are mentioned in the fictions of Farheen Chaudhary. Her topics and their details prove her the great literary figure of the modern age.*

**Keyword:** Modern erra, Short Stories, Poetess Prose, Social Matters, Realty.

اردو ادب میں جدیدیت آجانے سے لکھنے والوں کی تعداد میں کمی نہیں آئی بلکہ جدید نظریات نے ادب میں بھی وسعت پیدا کی ہے۔اردو ادب کی تمام اصناف نے ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔نثر کو اس حوالے سے خاص اہمیت حاصل ہے۔کیونکہ نثری ادب اپنے اندر تمام لوازمات کو بیان کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔نثری ادب کو دوام بخشنے میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی خاص حصہ شامل رہا ہے۔ جنہوں نے نثر کے میدان میں بہت اعلیٰ ادبی شاہکار پیش کئے۔اور یہ روایت ابھی تک جاری ہے۔جدید دور میں ''فرحین چودھری'' کا نام ایک درخشاں ستارے کی مانند ادبی فلک پر اپنے نثر پاروں سے روشنی بکھیر رہا ہے۔

فرحین چودھری بلوچستان کے بلند و بالا پہاڑی سلسلوں کے حامل شہر کوئٹہ میں ۱۹ دسمبر ۱۹۶۰ء کو پیدا ہوئیں۔وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ تعلیمی ماحول فرحین چودھری کے ادبی ذوق کا باعث بنا۔ بچپن میں ہی کتاب پڑھنے کا شوق رکھتی تھیں جسکی وجہ سے انہیں اردو لکھنے میں مہارت ملی۔ سکول اور کالج کے زمانے سے ہی چھوٹی چھوٹی نظمیں اور کہانیاں لکھتیں جو انعام کی مستحق ٹھہرتیں۔اس کے علاوہ والد کے ائیر فورس میں ملازمت کرنے کی وجہ سے والدین کے ساتھ مختلف شہروں میں رہنے والے لوگوں کے ماحول اور رویوں کو جاننے کا موقع ملا۔ یہی وجہ ہے کہ فرحین چودھری کے افسانے ہمارے معاشرے کے سارے سپیکٹرم کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ سماجی حقائق کو افسانوں کی صورت ڈھال کر پیش کرنا فرحین چودھری کے افسانوں کا خاصا ہے۔ سماج کے گہرے مشاہدے کی بدولت وہ سماجی پیچیدگیوں کو جوں کا توں بیان کرنے کا حوصلہ رکھتی ہیں۔ معاشرے میں پھیلے عام مسائل سے لے کر بین الاقوامی، سیاسی، مذہبی، ادبی نسوانی غرض جمہوری ہوں یا جنگی تمام حوالوں سے فرحین چودھری بے باک انداز میں لکھتی ہیں۔ فرحین چودھری کے افسانوں کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے منشا یاد لکھتے ہیں کہ :

> ''فرحین کا قلم اور ذہن ایک ساتھ تیز چلتے ہیں وہ کسی جذبے کا بیان کر رہی ہوں، کسی منظر یا فضاء کو پیش کر رہی ہوں یا کسی واقعہ کو لکھ رہی ہوں، اس کے لہجے اور اظہار میں تکلف اور تصنع کا شائبہ نہیں ہوتا''
>
> (۱)

فرحین چودھری نے ہمارے معاشرے کے گوناگوں مسائل پر لکھا۔ان کے تمام افسانوں میں حقیقت نگاری پائی جاتی ہے۔ فرحین چودھری کے افسانوی سرمائے میں ان کے چار افسانوی مجموعے شامل ہیں۔ جو کہ اردو ادب میں ایک صحت مند اضافہ ہے۔ان کا پہلا افسانوی مجموعہ ''سچے جھوٹ'' ہے جو ۱۹۹۱ء میں شائع ہوا۔ دوسرے افسانوی مجموعہ کا نام ''آدھا سچ'' جو ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔ تیسرا افسانوی مجموعہ ۲۰۱۸ء میں اور چوتھا ''شوگر کوٹڈ'' جو انگریزی زبان میں لکھا گیا ہے۔ فرحین چودھری کے

افسانوں کے عنوانات میں سچ کی تکرار پائی جاتی ہے۔ کیوں کہ ان کے تمام افسانے حقیقی زندگی کے غماز ہیں جن میں کسی قسم کی ماورائیت نہیں پائی جاتی ہے۔ نسیم سحر ان کے سچ کے متعلق یوں بیان کرتی ہیں:

> ''فرحین چودھری گزشتہ کئی دہائیوں سے سچے جھوٹ بول رہی ہے۔ کبھی وہ آدھا سچ بولتی ہے، کبھی سچ کو شوگر کوٹڈ گولی کی صورت میں پیش کرتی ہے، کبھی اپنے سچ کو ''میٹھا سچ'' کہتی ہے، جو اتنا میٹھا بھی نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اپنے سچ کا کوئی بھی نام رکھ لیں۔ وہ ہمیشہ پورا سچ ہی بولتی ہے۔ اسے سچ کی شدت سے تلاش ہے۔''(۲)

فرحین چودھری کے افسانوں کا اسلوب بہت سادہ اور معنی خیز ہے۔ سماجی حقائق کو اپنے افسانوں میں منظر کشی کی صورت میں بیان کرتی ہیں۔ فرحین چودھری نہ صرف مسائل کی نشاندہی کرتی ہیں بلکہ ان مسائل کے پیدا ہونے کی وجوہات بھی بیان کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ فرحین چودھری کے افسانوں میں اصلاح کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔

فرحین چودھری نے معاشرے کے گوناگوں مسائل کے متعلق لکھا ہے۔ جن میں عورت کا استحصال، امیروں کا غریبوں پر استحصال، اخلاقی اقدار کی پامالی، سائنسی ترقی کے اثرات، دین سے دوری، قدرتی آفات کا انسانی زندگی پر اثر، غیر ممالک میں مسلمانوں کا استحصال اور جنگ کے مناظر شامل ہیں۔

فرحین چودھری کے افسانوں میں عورت کے استحصال کو مختلف پہلوؤں سے دکھایا گیا ہے جن میں سے سب سے زیادہ عورت پر استحصال کی وجوہات پیش کی گئیں ہیں۔ عورت کے استحصال کی ایک بڑی وجہ ''بانجھ پن'' ہے۔ گو کہ بانجھ پن ایک قدرتی معذوری ہے مگر اس کی وجہ سے عورت جس قدر پریشانیوں اور مصائب سے دوچار ہوتی ہے، فرحین چودھری کے افسانوں میں تمام تر حقائق کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس معذوری کی وجہ سے عورت پر ہونے والے مظالم اور ناانصافیوں کی تصویر بہت سے افسانوں میں دکھائی گئی ہے۔ کیوں کہ اس معذوری کی بناپر، جس پر اس کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، اس کی بنا پر اس کی تمام تر قربانیوں کو یکسر فراموش کر دیا جاتا ہے۔ ''ادھورا آدم''، ''درد گرداں''، اور ''محبت والی کھڑکی'' جیسے افسانے ہمارے معاشرے کے سفاک رویے کے ہی ترجمان ہیں۔

پروفیسر فتح محمد ملک اپنی رائے یوں پیش کرتے ہیں:

> ''فرحین کا قوت مشاہدہ بھی بہت تیز ہے اور سماجی مطالعہ بھی کمال کا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں جن موضوعات کو چنا ہے وہ ہمارے سماج کے سلگتے موضوعات ہیں۔ فرحین کا سارا سفر سچ کی تلاش کے گرد گھومتا ہے۔''(۳)

عورت کے استحصال کی ایک بڑی وجہ اس کا پیشہ بھی ہے۔ مثلاً شوبز کی عورت اور طوائف کو ہمارے معاشرے میں بے حیا سمجھا جاتا ہے۔ پہلے ہمارا سماج انہیں یہ پیشے اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے اور اپھر انہیں ان کے پیشے کی وجہ سے ذلیل کیا جاتا ہے۔ ان عورتوں کو ہمارے سماج میں دل بہلانے کا سامان تو سمجھا جاتا ہے مگر کوئی ان کو عزت دینے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے وہ ساری زندگی ذلت کا شکار رہتی ہیں۔ اردو ادب میں بہت سے ادیبوں نے طوائف پر لکھا ہے مگر فرحین چودھری نے طوائف کے ذریعے اپر کلاس کے کالے کرتوتوں پر سے پردہ اٹھایا ہے۔ چونکہ سچ کی تلاش میں فرحین چودھری جانبداری سے کام لیتی ہیں۔ اس لیے معاشرے کی اس بڑی قباحت کو حقیقت کے ساتھ بیان کرتی ہیں۔ فرحین چودھری بہت دلیری سے اس نکتہ کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ ہمارے معاشرے میں طوائف کو تو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے مگر طوائف بنانے والوں اور اس سے محظوظ ہونے والوں کو عزت بخشی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ امیر طبقے کے لوگ اپنے گھر کی عورتوں کو کاروباری مقاصد کیلئے بڑی بڑی محفلوں میں لے کر جاتے ہیں اور بے حیائی پھیلاتے ہیں اور پھر اس کو موڈرن زم کا نام دیتے ہیں اور ایسے لوگوں کو بہت زیادہ عزت بخشی جاتی ہے۔ فرحین چودھری کے نزدیک ایسے لوگ عزت دار کہلانے کے لائق نہیں۔ ایسے لوگوں کے کرتب ''پل صراط'' اور ''میٹھا سچ'' جیسے ذہنوں کو جھنجوڑ دینے والے افسانوں میں بے نقاب کئے گئے ہیں۔ فریدہ حفیظ اس بارے میں بیان کرتی ہیں کہ:

> ''اکثر افسانوں کے موضوع گو کہ نئے نہیں مگر انہیں اپنے انداز سے برتنے کا ڈھنگ نیا بنا دیتا ہے''۔
>
> (۴)

عورت کا استحصال ناکام محبت کی صورت میں بھی دکھایا گیا ہے۔ محبت ایک حقیقی جذبہ ہے۔ محبت کسی قسم کی بھی ہو سکتی ہے چاہے محبوب سے ہو یا بہن بھائیوں سے، انسان کو جہاں محبت ملتی ہے وہاں اسے راحت نصیب ہوتی ہے۔ محبت سے دور ہو جائے انسان تو مغموم ہو جاتا ہے۔ عورت صنف نازک ہونے کی وجہ سے ان معاملات میں زیادہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

مغموم ہوتی ہیں۔عورت چونکہ مردذات کی محکوم ہے اس لیے محبت میں زیادہ نظرانداز ہوتی ہے اور محرومیوں کا شکار ہو جاتی ہے۔''محبت کی برسی'' ،''بھاری پتھر''،'' بھرم میری اناکا'' اور''بولتے لمحے'' جیسے افسانے عورت کی اسی نفسیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

فرحین چودھری کے افسانوں کا کمال یہ ہے کہ وہ من گھڑت کہانیاں پیش نہیں کرتی اور نہ ہی تخیل آفرینی سے کام لیتی ہیں۔افسانوں کی دلکشی بڑھانے کیلئے وہ ماورائی کہانیاں تراش کر قارئین کو محظوظ کرنے کی کوشش نہیں کرتی بلکہ ان کے تمام افسانے ہمارے معاشرے میں پھیلے حقائق کے ترجمان ہیں۔رومانس ان کے افسانوں کی ضد ہے، فرحین چودھری کے افسانوں میں ہر قسم کے لوگ اور طبقات پائے جاتے ہیں۔اس وقت ہمارے معاشرے میں سب سے زیادہ غریب طبقہ کے مسائل ہیں۔غربت کس طرح مفلس لوگوں کا مذاق اڑاتی ہے،فرحین چودھری کے افسانوں میں اختصار کے ساتھ موجود ہے۔اس کے علاوہ دکھایا گیا ہے کہ غربت فنکار اور شوبز سے وابستہ لوگوں پر بھی رحم نہیں کھاتی۔

غربت ان افراد کی بہت سی خواہشوں کو نا صرف پایہ تکمیل تک نہیں پہنچنے دیتی بلکہ ترقی کی راہ میں کانٹا بن جاتی ہے۔یوں غربت مڈل کلاس لوگوں کی محرومیوں کا سبب بھی بنتی ہے۔دوسری طرف امیر طبقہ جانے انجانے میں غریب طبقہ کا استحصال کرتا ہے جن کا انجام بعض اوقات سنگین صورتحال اختیار کر جاتا ہے۔فرحین چودھری کے افسانوں میں دکھایا گیا ہے کہ غربت کن اشکال میں لوگوں کی زندگیاں رول دیتی ہے اور اس کے کس قدر تلخ نتائج نکلتے ہیں۔''گمنام لفافہ''،''کمی کمین''،'' ایک کہانی بڑی پرانی''، موتی مچھلی اور جل پری''،''سفید بھالو'' اور خوشبو دار کچرا میں غربت کے مختلف قسم کے اثرات بیان کیے گئے ہیں۔خوشبو دار کچرا میں امیروں کا غریبوں پر استحصال دکھایا گیا ہے۔بشریٰ فرح بھی فرحین چودھری کے اس نقطہ نظر سے متفق ہیں اور لکھتی ہیں:

> ''افسانے میں کچرے کو خوشبودار کہا گیا ہے۔جہاں دولت و ثروت کی ہوس ایک معصوم بچی کو بھی اپنی
> ہوس کی بھینٹ چڑھادے۔لال غباروں کی خواہش سے لال گاڑی کی بھینٹ چڑھ گئی۔کچرے سے
> رزق تلاش کرنے والے،وافر رزق رکھنے والوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔یہ ہمارے سماج کے بے حس
> رویے ہیں اور پھر غربت ایک طعنہ،ایک گالی۔''(۵)

فرحین چودھری خالص انسانیت کیلئے لکھتی ہیں ہمارے معاشرے میں ہر شخص کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہے جس کے پیچھے کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہوتا ہے۔فرحین چودھری کے افسانوں میں قدرتی آفات اور جنگ کی تباہ کاریاں بھی بیان کی گئی ہیں۔قدرتی آفات اور جنگ سے بھی لوگوں کی زندگیوں میں بہت تباہی مچتی ہے اور بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔بعض لوگ تو ان میں لقمہ اجل بن جاتے ہیں مگر بچنے والوں کو بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔بعض لوگوں کی تو نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔اس کے علاوہ ایک افسانے میں دنیا کے ارتقا کے مراحل کی نشاندہی کی گئی ہے۔قدرتی آفات اور جنگ میں بچنے والے لوگ پھر سے آبادیاں بناتے ہیں نئی نسلیں پیدا ہوتی ہیں اور اس طرح نئے لوگ دنیا میں شامل ہوتے رہتے ہیں اور دنیا ختم نہیں ہوتی۔فرحین چودھری کا افسانہ'' اس پار'' جنگی جنون اور نسل پرستی کے خلاف مؤثر اور چونکا دینے والی آواز ہے۔شاہ حسین اپنی رائے یوں پیش کرتے ہیں:

> ''فرحین چودھری کا افسانہ جنگ کی تباہ کاریوں اور گھروں کے ٹوٹنے کا ہولناک منظر پیش کرتا ہے۔مگر
> نئے آدم حوا کی جھلک پڑنے کا حوصلہ بڑھاتا ہے کہ دنیا امید پر قائم ہے اور یہی سماجی حقیقت افسانے کو
> منفرد مقام پر پہنچاتی ہے۔''(۶)

جدید دور جہاں سائنسی ترقی اور نئے تجربات کا دور ہے وہاں جدید دور کے معاشرے میں بہت سی اخلاقی اقدار اپنا مقام کھو بیٹھی ہیں۔ہمارے معاشرے میں اخلاقی برائیاں سرایت کر چکی ہیں۔بے راہ روی اور بے حیائی عام ہو چکی ہے۔اس بے راہ روی کے دور میں ناجائز اولاد کا پیدا ہونا ایک حقیقی مسئلہ ہے۔بہت سے ادیب اس مسئلے پر بات کرنے سے اجتناب کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی شرح میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔مگر فرحین چودھری کی جرأت کی داد دینا پڑے گی کہ انہوں نے اپنے افسانوں میں اس قبیح فعل کی مذمت بھی کی ہے۔ چونکہ فرحین چودھری سچ کا مسلسل سفر طے کر رہی ہیں اس لیے اس سنگین حقیقت سے نظر چرا لینا ان کے مزاج کے مخالف ہے۔چونکہ فرحین چودھری ایک حق پسند مصنفہ ہیں اس لیے اس برائی کے تدارک کیلئے اپنی قلم کا استعمال اپنا فرض سمجھتی ہیں۔محمد یونس ان کی اس جرأت مندی پر اپنے خیالات یوں پیش کرتے ہیں:

> ''فرحین چودھری نے جس انداز میں ہمارے معاشرے کے تلخ حقائق کو جرأت مندی سے پیش کیا
> ہے۔وہ قابل صد آفرین و تحسین ہے۔۔۔آپ ان کے (میٹھا سچ) کے انتساب کو ہی دیکھ لیں۔تبصرہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کرنے کیلئے حروف منہ چھپائے ہوئے نظر آتے ہیں۔۔۔۔اتنی بڑی قباحت کا یوں دلیری سے پردہ
چاک کرنے پر بلاشبہ انہوں نے بڑی جرائت مندی سے قلم اٹھایا ہے۔"(۷)

فرحین چودھری صرف مسئلے کی طرف اشارہ کرنے پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ اس مسئلے کے پیش آنے کی وجوہات اور اس سے نکلنے والے نتائج پر بھی روشنی ڈالتی ہیں۔ مسئلہ جس قدر سنگین ہوتا ہے اس کے نتائج اسی قدر ہی ناقابل تلافی ہوتے ہیں۔ مرد اور عورت کا اپنی حد تجاوز کرنا اور ناجائز اولاد کا پیدا ہونا چھوٹی بات نہیں۔ ہمارے معاشرے میں بعض لوگ تو نہ صرف زنا کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کو بھی دردناک زندگی میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اسے کتے بلیوں کی خوراک بننے کیلئے پھینک دیتے ہیں۔

فرحین چودھری ایسی عورتوں کو"سپنی" سے تشبیہ دیتی ہیں۔ بعض عورتیں تو ایسی اولاد کو پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا قتل کر دیتی ہیں۔ اگر کسی معجزے کی صورت میں وہ بچ جاتے ہیں تو یہ معاشرہ ان کو جینے نہیں دیتا۔ فرحین چودھری نے یہ تمام حقائق اپنے افسانوں میں کھول کر بیان کیے ہیں۔ تاکہ لوگ اس سے سبق حاصل کریں اور اس گھناؤنے جرم سے بچنے کی کوشش کریں۔"جمعرات کی چادر"، "سپنی" اور "باسٹرڈ کون"؟ جیسے افسانوں میں ہمارے سماج کے ان رویوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔

اقبال احمد اس کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ:

" اللہ تعالیٰ نے حسن تحریر کا فن چند ہی لوگوں کو دیا ہے۔ جو ایک ماہر جراح کی طرح اس کا استعمال
کر کے زخموں کا مداوا بن جاتا ہے۔ فرحین نے قلم کو نشتر کی طرح استعمال کر کے اجڑے ہوئے لوگوں
کی بھی زندگی میں اپنے حصے کی خوشیوں کو سمیٹنے کا حق یاد دلایا ہے" (۸)

فرحین چودھری صرف مندرجہ بالا، معاشرتی حقائق پر اپنی توجہ مرکوز نہیں رکھتی، بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی بہت سے حقائق کو زیر قلم لاچکی ہیں۔ افسانہ "کھوٹا سکہ" میں مسئلہ بنگلہ دیش، بہتے پتھر میں افریقہ کے قحط کے متعلق اور افسانہ "Sanctioned" میں نائن الیون کے بعد امریکہ کی مکاریاں بہت جرائت مندی سے بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ نئی صدی کے دوران درپیش مسائل خصوصاً ٹیکنالوجی کی تباہ کاریاں سامنے لانے میں بھی بہت سختی اور شدت اختیار کی ہے۔ مثلاً انٹرنیٹ کس طرح موجودہ دور میں گھر کی فولادی دیواروں میں دروازے کا کام کرتا ہے؟ "نقب زن"، "جمعرات کی چادر"، اور "بیل کہانی" میں جدید ٹیکنالوجی کے غلط استعمال اور اس سے نکلنے والے مضر نتائج کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

فرحین چودھری کے افسانوں میں معاشرے کے تلخ حقائق کے ساتھ چند مثبت محرک بھی دکھائے گئے ہیں۔ ہر شر کے انجام کیلئے نیکی کا اٹھنا فطری عمل ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو برائی کو ختم کرنے کے خواہاں ہیں اور معاشرے کی اصلاح کیلئے سرگرم عمل ہیں۔ مگر ہمارے سماجی رویوں میں منافقت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ ہر شخص جو انقلاب کا خواہاں ہوا اسے دبا دیا جاتا ہے اور اس کی آواز کو برائی کی آواز سے اونچا نہیں ہونے دیا جاتا۔ دائرے، "گیلے پر" جیسے افسانے ایسی کشمکش کی عکاسی کرتے ہیں۔

محولہ بالا تفصیلات سے عیاں ہے کہ فرحین چودھری حقیقت میں سچ کی تلاش میں معاشرے کے متعلق گہرا مشاہدہ رکھتی ہیں۔ ان کے موضوعات فرحین چودھری کو ایک اچھی حقیقت نگار ثابت کرنے میں کامیاب ٹھہرے ہیں۔ اگر ہم یوں کہیں کہ فرحین چودھری جس سچ کی تلاش میں تھی۔ وہ کھل کر سماج کے سامنے آچکا ہے تو بجا ہوگا۔ ان کے افسانے ہمارے معاشرے کے پورے سپیکٹرم کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو ان کے قلم کے احاطے میں آنے سے قاصر ہو۔ فرحین چودھری کے حقائق واقعی پڑھنے والوں کو چونکا دینے والے ہیں اور ذہنوں کو جھنجھوڑ دینے والے ہیں جو ایک عظیم لکھاری کا وصف ہوتا ہے۔ لیکن ان سب کے لیے ان کے افسانوں کا توجہ سے، دھیان، شوق اور استغراق سے مطالعہ ضروری ہے۔ صرف اسی صورت میں قاری فرحین چودھری کے سماجی حقائق میں چھپی سچائی پہچان سکتے ہیں۔

## حوالہ جات


۱۔ فرحین چودھری، "سچے جھوٹ" ، مضمون، منشایاد، لاہور، دستاویز مطبوعات، اشاعت ۱۹۹۱ء، ص ۱۷۔

۲۔ نسیم سحر، افسانہ نگار، مکتوب بنام فرحین چودھری، مارچ ۲۰۱۸ء، اسلام آباد۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

۳۔ فتح محمد ملک، پروفیسر، ذاتی مکتوب بنام فرحین چودھری، اپریل ۲۰۰۰ء، اسلام آباد

۴۔ فریدہ حفیظ، افسانہ نگار، مکتوب بنام فرحین چودھری، ۱۰ اپریل ۲۰۲۰ء۔

۵۔ بشریٰ فرخ، شاعرہ، مکتوب بنام فرحین چودھری، ۱۰ اپریل ۲۰۲۰ء پشاور۔

۶۔ شاہ حسین، آفریدی، شاعر، مصاحبہ، ۳مارچ ۲۰۲۰ء، حیات آباد، پشاور۔

۷۔ محمد یونس باہی، کالم نگار، تبصرہ، روزنامہ آواز، میانوالی، ۱۷ جولائی ۲۰۱۹ء، ص ۳

۸۔ اقبال احمد، افسانہ نگار، مکتوب بنام فرحین چودھری، ۱۹ اپریل ۲۰۲۰ء، اسلام آباد۔